© rasailojaraid.com

مولانا عبدالحی فرنگی محلی

(سوانح و علمی خدمات)

تحریر: ڈاکٹر غزالہ بٹ، لیکچرار گورنمنٹ کالج، سمن آباد، لاہور

برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر نامور علماء پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام کے ہر شعبہ کی نشوونما میں اہم کردار ادا کیا۔ انہی معتبر علماء میں سے ایک ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلی بھی تھے۔ آپ کا شمار ہند کے ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے تقریباً ہر فن میں قلم کی گوہر افشانیاں کی ہیں۔ جو آپ کے تبحر علمی پر دال ہیں۔ چونکہ آپ کثیر التصانیف مصنف تھے اور آپ نے زیادہ تر کتب درسیہ کی شرحیں اور حواشی تحریر کیے۔ جس کی بنا پر آپ کی شہرت برصغیر کے طول و عرض میں پھیل گئی۔

سلسلہ نسب اور خاندان

مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ کا شجرہ نسب حضرت ابوایوب انصاریؓ سے جاملتا ہے۔ آپ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی ستائیسویں پشت سے ہیں۔ آپ کے آباؤاجداد مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے ہرات آئے۔ پھر اس علمی خاندان کے ایک بزرگ شیخ علاؤالدین انصاری ہندوستان میں آئے۔ اور مضافات دہلی میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔ درس نظامی کے مرتب ملا نظام الدین سہالویؒ بھی آپ کے آباؤاجداد میں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے:

مولانا عبدالحی فرنگی محلی بن مولوی عبدالحکیم بن مولوی امین اللہ بن مولوی محمد اکبر بن مفتی احمد بن مفتی محمد یعقوب بن ملا عبدالعزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین سہالویؒ (۱)

حالات زندگی:۔

آپ ۲۶ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ بمطابق ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۴۸ء کو بروز سہ شنبہ بمقام باندہ میں پیدا ہوئے۔ (۲) آپ کی کنیت ابوالحسنات اور نام عبدالحی ہے۔ پانچ سال کی عمر میں حفظ قرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شروع کیااور دس سال کی عمر میں اس سے فارغ ہوئے۔ اور سب سے پہلے جامع مسجد جون پور میں نماز تراویح کی امامت کی۔ گیارہ سال کی عمر میں اپنے والد سے علوم متداولہ کی تحصیل شروع کی۔ اور سترہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر طلباء کے افادہ میں استاد کے ساتھ بیٹھ گئے۔

علم ریاضی اپنے والد کے ماموں نعمت اللہ صاحب سے جو کہ اس فن کے ماہر تھے' سے حاصل کیا۔ دو مرتبہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ پہلی دفعہ ۱۲۷۹ھ میں اپنے والد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۴ھ میں زیارت حرمین شریفین سے مستفید ہوئے۔ زیارت حرمین شریفین کے دوران شیخ احمد مکی مفتی محمد بن عبداللہ حنبلیؒ، شیخ محمد الغربیؒ اور شیخ عبدالمغنیؒ سے سند حدیث لی۔ (۳)

ابتدائی تعلیم :۔

آپ نے ابتدائی تعلیم حفظ قرآن کریم کے بعد اپنے والد مولوی عبدالحکیمؒ سے حاصل کی۔ اس وقت آپ کی عمر گیارہ برس تھی۔ آپ کے والد نے وفات کے وقت آپ کو اجازت حدیث عطا فرمائی اور بیعت لے کر داخل سلسلہ قادریہ کیا۔

اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد مولانا نعمت اللہ سے سلسلہ تلمذ باندھا جو کہ علوم ریاضی میں ید طولی رکھتے تھے۔ اور مولانا عبدالحی فرنگی محلی' مولانا نعمت اللہ کے آخری شاگردوں میں سے تھے۔ (۴)

آپ کے اساتذہ میں سے دو مشہور علماء کا ذکر ملتا ہے۔ ایک آپ کے والد گرامی عبدالحلیم لکھنویؒ ہیں۔ اور دوسرے مولانا نعمت اللہ فرنگی محلی ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے مفتی ظہور اللہ' مفتی محمد صغیر' اور مفتی محمد یوسف جو کہ علمائے فرنگی محلی ہیں ان سے اکتساب علم کیا۔ (۵)

آپ نے مقدمہ عمدۃ الرعایۃ میں اپنے ان شیوخ کے ناموں کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے آپ نے اجازت روایت علم حدیث حاصل کی تھی۔

سب سے پہلے تو آپ نے اپنے والد گرامی سے حدیث روایت کرنے کی اجازت لی اور انہوں نے الشیخ جمال الحنفی' المالکی سے' اور انہوں نے مفتی عبداللہ سراج سے اور انہوں نے شیخ المغنی الدہلوی سے' اور انہوں نے شیخ عابد السندی اور انہوں نے سید احمد دحلان الشافعی سے سند اجازت حاصل کی۔ اور آپ اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ جب میں پہلی مرتبہ حرمین شریفین میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے والدین ماجدین کے ساتھ حاضر ہوا تو میں نے السید دحلان شافعی سے اجازت حاصل کی (۶) ماہ محرم ۱۲۸۵ھ کے اوائل میں شیخ الدلائل علی الحریری نے بھی اجازت عنایت کی۔ مکہ مکرمہ میں حنابلہ کے مفتی اعظم السید محمد بن عبداللہ بن حمید (م ۱۲۷۵ھ) سے بھی اجازت لی۔ جبکہ آپ دوسری مرتبہ حرمین شریفین سے مشرف یاب ہو گئے (۷)

درس و تدریس :۔

آپ نے عمر کا اکثر حصہ تصنیف و تالیف اور تدریس میں گزارا جس کا اندازہ آپ کے ہزاروں نامور اور فاضل تلامذہ اور سو سے تجاوز تصانیف کی فہرست سے ہو سکتا ہے۔ یہ فہرست آگے آ رہی ہے۔

وفات :۔

۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ ستمبر ۱۸۸۶ء بروز شنبہ لکھنو میں انتقال ہوا اور وہی دفن ہوئے۔ (۸)

آپؒ کی خدمات :۔

مولانا عبدالحی فرنگی ایک اعلی پائے کے معتبر عالم تھے۔ برصغیر کے طول و عرض میں آپ کی شہرت تھی جس کی وجہ آپ کی سو سے زیادہ تصانیف اور تلامذہ ہیں جن کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔

آپ کی تصانیف :۔

مولانا نے کئی کتب درسیہ تصنیف کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی کتب پر حاشیہ بھی تحریر کیا۔ اس کے علاوہ کئی کتب کی شرح بھی تحریر کی۔ جن کی تعداد ۱۰۸ کے قریب ہے۔ ذیل میں چند معرکۃ الاراء کتب کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

(۱) کتاب الفوائد البهیه فی تراجم ائمة الحنیفة

علامہ عبدالحی فرنگی محلیؒ کی یہ مایہ ناز کتاب فقہ حنفی کے مشاہیر 'مجتہدین فی المذہب' مجتہد فی المسائل 'اصحاب التخریج' اصحاب الترجیح' مقلدین وغیرھم کے سوانحی حالات' ہم عصر علماء میں ان کا مقام و مرتبہ' سلاسل تلامذہ' وفیات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و موالیہ ' تصانیف ' آثار ' حکایات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے اندر مذکورہ اصحاب کے واقعات وسوانحات نہایت و فصیح وبلیغ انداز اور سہل طریقے سے عربی زبان میں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب مذکورہ خطبہ ' مقدمہ ' حاشیہ اور حروف تہجی کے اعتبار سے فقہائے احوال پر مشتمل ہے۔ کتاب کی تالیف کے مقصد کو خطبہ میں بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"ان فی علم التاریخ عبرۃ لمن اعتبرو سواعظۃ لمن افتکری واعلام ان من دخل دارالدنیا فھو علی سفر واحضلار حالات من معنی وغیراً"(۹)

کتاب کی مدت تالیف کے بارے میں فرماتے ہیں :

"کہ میں نے ایک ماہ کے اندر اس کی اصل کتاب کی تلخیص ماہ جمادی الاخری ۱۳۰۷ھ میں کر لی جبکہ اپنے وطن مالوف میں مقیم تھا۔ اور اس کی تہذیب و ترتیب میں چار ماہ صرف ہوئے اور یہ ماہ مجھے حیدر آباد کی اقامت کے دوران میسر آئے اور اس طرح ۱۳۰۷ھ میں مجھے اس کتاب کی تالیف سے فراغت ہوئی۔(۱۰) حروف تہجی کے اعتبار سے سب سے پہلے ابراہیم بن اسماعیل بن احمد المعروف کا تذکرہ ہے(۱۱) اور سب سے آخر میں یوسف بن منصور بن ابراھیم النیساپوری کا تذکرہ ہے(۱۲) اس کتاب میں اجمالی تفصیلی طور پر ۵۸۷ فقہا کا تذکرہ ہے جس میں اکثر حنفی ہیں(۱۳)

۴۔ طرب الاماثل بتراجم الافاضل :۔

ابوالحسنات محمد بن عبدالحی کی یہ کتاب بھی تراجم حنفیہ کے بارے میں ہے اور یہ کتاب الفوائد البھیۃ کی تالیف کے بعد لکھی گئی۔ الفوائد البھیۃ میں جن اکابر حضرات کے تراجم شامل ہونے سے رہ گئے تھے ان کو طرب الاماثل میں جمع کیا گیا ہے۔ اس میں ۳۹۹ اصحاب کا تذکرہ ہے۔

اس رسالہ کو مصنف نے دو سفر میں تقسیم کیا ہے۔ سفر اول میں مذاہب مختلفہ کے اصحاب کے سوانح کو شامل کرنے میں ترجیح دی گئی ہے۔ اور ان کی تصانیف کا ذکر تبعاً ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر احناف فقہاء ہیں۔

سفر ثانی میں مشہور تالیفات کے احوال کو مقدم رکھا گیا ہے اور مصنفین کے تراجم کو تبعاً ذکر کیا گیا ہے۔ ترتیب و تہذیب میں حروف تہجی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ سب سے پہلے ابراھیم حسن اللقانی المالکی کا تذکرہ ہے جو علم حدیث و تبحر فی العلوم میں یگانہ روزگار تھے۔(۱۴) اور سب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے آخر میں یوسف بن ابی القاسم بن احمد الحنفی کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب کی تصنیف سے آپ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ میں فارغ ہوئے (۱۵)

(۳) مجموعہ فتاویٰ (۱۶) :-

ابوالحسنات محمد عبدالحی کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو گاہے بگاہے آپ نے سائلین کے جواب میں لکھے۔ یہ مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۳۱۹ صفحات پر ہے۔ دوسری جلد ۴۱۲ اور تیسری جلد ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ کو کئی عنوانات سے تقسیم در تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً پہلی تقسیم "کتاب" کے عنوان سے کی گئی ہے مثلاً کتاب الکفر والایمان 'کتاب العقائد' کتاب العلم' کتاب الطہارت وغیرہ۔ دوسری ذیلی تقسیم" باب" کے عنوان سے کی گئی ہے۔ مثلاً باب تلاوۃ القرآن' باب الانجاس ' باب الاحکام المساجد وغیرہ۔ کتاب میں عربی' فارسی اور کہیں کہیں اردو زبان میں بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں سب سے پہلے استفسار عقائد کے بارے میں ہے۔ پہلی جلد میں عقائد ' علم ' طہارت ' انجاس' مساجد' صلوۃ' جنائز' تجہیزوتکفین تراویح ' زکوۃ ' نکاح ' مہر' رضاعت ' مفقود' رھیت ' وقف' بیع' اکل شرب' لبس' ھبہ' وصیت' شہادت ' وراثت ' بیعت وخلافت ' صلح والشفع' رہن ' اجازت' حدود' حوالہ ' فضائل النبویہ' تقلید' صید' الاضحیۃ اور جہاد وغیرہ کے عنوانات قائم کر کے ان سے طلب کیئے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

دوسری جلد میں ذکر شدہ موضوعات کے علاوہ صفت الجنت' وضوء' تیمم' مساحت' موافیت الصلوۃ' جماعت' القصرفی الصلوۃ' صلوۃ العید' الزیارۃ' صوم' روئیۃ ہلال 'کفر' مہر' خلع ' عدۃ ' ایمان ' تولیت ' التصرف ' ربوا ' حق الجوار' خلافت ' کسب الخبیث' ذبائح' طعام' قضایا' عطایا' دلوان۔ شہادت' الاستخارہ ' اقتدار' تطہیر' تیسری جلد میں پہلی اور دوسری جلد کے علاوہ العلم والعلماء ' دفن' حج ' احتکار' الکسب' لعب وشطرنج' جرح' قصاص' شریک وغیرہ کے ابواب شامل ہیں۔

مجموعہ فتاویٰ کا ہر مسئلہ حل مشکلات اور دفع مفصلات کو کافی ہے طالبان مسائل دینیہ کو دقیق فقہی اشارہ اس میں حاصل ہو سکتے ہو۔ اس مجموعہ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں جن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن کتب سے صاحب فتوی نے استفادہ کیا ان کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ نیز کئی مقامات پر ابوالحسنات محمد عبدالحی نے جو فتاویٰ دیئے ہیں دیگر ہم عصر متعدد فقہاء عظام نے ان فتاویٰ پر اپنی تائید کے دستخط بھی ثبت کئے ہیں۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر سائل نے سوال فارسی میں کیا ہے۔ تو اس کو جواب فارسی میں دیا گیا ہے۔ اور اگر سوال اردو میں ہے تو جواب بھی اردو میں دیا گیا ہے۔

۴۔ امام الکلام فیما یتعلق بالقراۃ خلف الامام (۱۷):۔

جیسا کہ کتاب کے عنوان سے عیاں ہے کہ اس کتاب میں مولانا عبدالحی نے فاتحہ خلف الامام کے موضوع کو زیر بحث لائے ہیں۔ اور اس میں احناف' شوافع' مالکی' حنابلہ کے دلائل کو بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ اور فاتحہ خلاف الامام کے دقیق اختلافی مسئلہ کے دلائل کو محققانہ انداز سے ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ خاموش رہنا چاہیے۔ کتاب ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں علماء امۃ کے اختلاف کو ذکر کیا ہے اور پھر اس کی دو فصلیں بنائی ہیں۔ پہلی فصل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قرآۃ فاتحہ کے بارے میں روایات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور دوسری فصل میں ان پر تنقیح انداز سے محاکمہ کیا ہے۔ باب ثانی میں فقہاء اربعہ کے دلائل کو الگ الگ فصول میں ذکر کیا ہے اور تیسرے باب میں مذاہب اربعہ کے درمیان ترجیحات اور ان کے ضوابط ذکر کئے ہیں۔

(۵) المحشی الحص الحصین :۔

یہ کتاب شیخ الاسلام امام الانام شمس الدین ابوالخیر محمد بن الجزری الدمشقی الشافعی کی تالیف الحص الحصین کی شرح کتاب لطیف من الادعیۃ 'الاوراد' الاذکار کو نہایت مطانت کے ساتھ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تالیف کیا ہے۔ حاشیہ کا سن تالیف ۱۳۳۱ھ ہے۔ اور کل صفحات ۳۵۲ ہیں۔ کتاب ایک خطبہ ذکر رموز' فہرس الکتاب پر مشتمل ہے۔ خطبہ کے اندر لکھتے ہیں کہ جب میں نے کتاب کی ترتیب' تہذیب مکمل کر لی تو مجھے حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے میرے کے لیے دعا فرمائی اور مجھے بشارت دی کہ تم سے اور مسلمانوں سے اس کتاب کی وجہ سے دشمنوں کا خوف اور مسلمانوں کی تکلیف کو ختم کر دیا گیا۔ (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۶) مقدمۃ الہدایۃ :۔

فقہ حنفی کی مشہور متداول کتاب ہے جو درس نظامی کے منتہی طلباء کو درساً درساً پڑھائی جاتی ہے۔ حضرت علامہ ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی نے اس کا مبسوط مقدمہ لکھا جو تقریباً ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے یہ مقدمہ مختار الملک تراب علی خان بہادر سالار جنگ کی فرمائش پر اپنے حیدرآباد دکن میں آقامت کے دوران لکھا۔ مقدمہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے :

"حامدا ومصليا اقول ان هذه رسالة مسماة لمقدمة الهداية تخميد البصيرة فی ادراک مسائل الهداية"(۱۹)

مقدمہ میں اولاً صاحب ہدایہ شیخ الاسلام برہان الدین اور ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی کے سوانح لکھتے ہیں۔ ساتھ ہی ہدایہ پر لکھی جانے والی شروحات اور علامہ مرغینانی کی علمی مرتبت کو اہل علم کی نظر میں بیان کیا جاہے۔

(۷) مزیلۃ الدرایہ لمقدمۃ الہدایۃ :۔

امام مرغینانی کی یہ کتاب جس کے حواشی شروح مولانا عبدالحی لکھونی نے تحریر کیے ہیں۔ یہ کتاب دراصل فقہ کے مختلف مسائل پر مبنی ہے اور اس کتاب میں فقہ اسلامی کے تمام مسائل کو بے حد وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور مزید وضاحت کے لیے مختلف فقہی مسالک کی آراء دی گئیں ہیں۔ اور ائمہ فقہا کے اختلافات اور نظریات کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

(۸) عمدۃ الرعایۃ فی حل شرح وقایۃ :۔

صدر الشریعۃ عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ کی کتاب وقایہ پر نہایت جامع مفید مقدمہ تحریر کیا ہے اور اپنے فوائد باہرہ کے اعتبار سے طالبان علم کے لیے نہایت مفید ہے۔

عمدۃ الرعایۃ نہایت عمدہ شروحات میں سے ایک شرح ہے جس میں متن کو سہل اور آسان انداز میں حل کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ جرح و تعدیل کا بھی لحاظ کیا ہے۔ کتاب وسنت نبویہ ' آثار صحابہ اور اختلاف ائمہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور سوال وجواب کے ذریعے مسائل کو سمجھایا گیا ہے۔ اور مقام کی مناسبت کے مطابق بعض فروعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور وارد ہونے والے شبہات کو مسلک حنفیہ کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۹) حاشیہ شمس بازغہ :۔

اپنے فلسفہ کی مشہور کتاب شمس بازغہ کا حاشیہ بھی تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب فلسفہ کی معرکۃ الآراء مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں جن مسائل پر بحث کی گئی ہے ان میں سے مشہور مباحث یہ ہیں :

برہان تطبیق۔ برہان عروۃ الوثقی' برہان المصنف' عرشی' الزوج والفرد الزیارہ' الحرکۃ' مساوات' تحرک الکریتن' طرح الوسط' برہان السلمی' تحرک الحظ' الوسط والطرف تضایف وترتیب' برہان الحدوث وغیرہ۔

مولانا عبدالحیؒ کی وجہ شہرت :۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی وجہ شہرت آپ کا تصنیفی کام ہے۔ جو کہ آپ نے بکثرت کیا۔ آپ نے ایک سو سے زائد کتاب درسیہ کے حواشی اور شروح لکھیں اور ان کے علاوہ کئی کتب بھی تصنیف کیں۔ آپ کی لکھی ہوئی کتابیں اساتذہ اور تلامذہ کے ہاں بہت متداول ہیں۔

آپ نے سب سے زیادہ کتب فقہ میں تصنیف کیں جن کی تعداد ۴۱ ہے۔ جن میں سے مقدمہ ھدایہ عمدۃ الرعایہ فی حل شروح الوقایہ کو بہت شہرت ملی۔ اس کے علاوہ علم منطق پر بھی بہت کام کیا اور بہت سی منطق کی کتابوں کا حاشیہ لکھا۔ صرف ونحو' مناظرہ' حکمت' طب' تراجم وتاریخ' اصول فقہ واحادیث' علم حدیث وعلم کلام غرض کوئی ایسا فن نہ تھا جس میں آپ کی کوئی نہ کوئی تصنیف موجود نہ ہو۔

مولانا عبدالحی کے بارے میں اہل علم کی آراء :۔

جناب رحمان علی مرحوم مؤلف تذکرہ علمائے ھند آپ کے شاگرد تھے۔ اپنی کتاب تذکرہ علمائے ھند میں اپنے استاد کے بارے میں آپ کی رائے یہ تھی :

"مولوی عبدالحی اس قدر کثیر الدرس وکثیر التصنیف تھے کہ ان کے علوم کی اشاعت اور ان کی شہرت ان کی زندگی ہی میں تمام دنیا میں پھیل گئی۔ اور آپ تقریباً "مجددیت تک پہنچ گئے" (۲۰)

مولانا صدیق حسن بھوپالی مرحوم جو اہل حدیث تھے۔ ان کے مولانا سے تحریری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مناظرات ہوا کرتے تھے۔ ان کے انتقال پر مولانا صدیق حسن بھوپالی کو بہت افسوس ہوا اور وہ کہا کرتے تھے کہ عبدالحی فرنگی محلی کے بعد اب کس سے علمی مذاکرات ہو سکتے ہیں"(۲۱)

صاحب نزھۃ الخواطر آپ کے بارے میں لکھتے ہیں :

"ھوالعالم فاضل التحریر افضل من حیث العلوم"(۲۲)

مولانا سید عبدالعلی شرفی آپ کی عظمت قطعہ وفات میں یوں بیان کرتے ہیں :

"ہائے مولانا عبدالحی"

شاد در خلد ار میاں ما بروت

استانش سجدہ گاہ خلق بود   قبلہ ہندوستان مابروت

گفت شرفی مصرع مال وفات   وای اوستار زمان ما بروت

صاحب نزھۃ الخواطر لکھتے ہیں :

"میں کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو صحیح الوجہ پایا۔ اسود العینین، نافذ اللحظ، حنیف العارفین۔ مسترسل الشعر، ذکیا وظنا۔ عفیف النفس، رقیق الجانب، خطیبا، مصقعا، متبحر فی العلوم معقول ومنقول، مطلنا علی دقائق الشرع وغوامضۃ -تبحر فی العلوم وقمری فی نقل الاحکام، صدرالمسائل وانفرد فی الھن بعلم التقوی "پایا۔(۲۳)

آپ کے ہم عصر علماء :۔

۱۔ مولانا فضل حق خیر آبادی   ۲۔ مولانا صدیق حسن خاں بھوپالی

۳۔ مولانا عبدالحی   ۴۔ مولانا عبدالغنی

۵۔ مولوی محمد سعید   ۶۔ سید عبدالعلی شرقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ مولوی رحمان علی : تذکرہ علماء ہند، ص ۱۱۲، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی، ۱۹۶۱ء

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مضمون مولانا عبدالحی فرنگی محلی، ج ۱۴، ص ۸۵۸، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۳۔ عبدالاول جونپوری، مولانا، فقہ اسلامی، ص ۲۸۱

۴۔ عبدالحی، مولانا، مقدمہ عمدۃ الرعایۃ، ج ۱، ص ۳۰، محمد سعید اینڈ کمپنی، کراچی

۵۔ مولوی رحمٰن علی، تذکرہ علمائے ھند، ص ۱۱۲

۶۔ ایضاً ص ۱۱۳

۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مضمون مولانا عبدالحی فرنگی محلی، ج ۱۴، ص ۸۵۸

۸۔ عبدالاول جونپوری، فقہ اسلامی، ص ۲۸۱

۹۔ عبدالحی، مولانا، الفوائد البھیہ فی تراجم الحنفیۃ، ص ۲، نور محمد کتب خانہ کراچی، ۱۳۹۳ھ

۱۰۔ ایضاً ص ۵۔۴

۱۱۔ ایضاً ص ۹

۱۲۔ ایضاً ص ۲۳۳

۱۳۔ ایضاً ص ۲۳۳

۱۴۔ عبدالحی، مولانا طرب الاماثل بتراجم الافاضل، ص ۲۵۳، کتب خانہ نور محمد کراچی

۱۵۔ ایضاً ص ۳۰۸

۱۶۔ عبدالحی، مولانا، مجموعہ فتاویٰ، مطبع شرکت اسلام

۱۷۔ عبدالحی، مولانا، امام الکلام فیما یتعلق بالقراۃ خلف الامام، مکتبہ احیاء السنۃ گوجرانوالہ

۱۸۔ عبدالحی، مولانا، المحشی الحصن الحصین، ص ۶، مطبع یوسفی لکھنو۔

۱۹۔ عبدالحی، مقدمۃ الھدایۃ، ج ۱، ص ۲ حقانیہ کتب خانہ لاہور

۲۰۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ج ۱۴، ص ۸۵۷، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۲۱۔ عبدالحی، نزھۃ الخواطر، ج ۸، ص ۲۳۴

۲۲۔ مولانا رحمان علی، تذکرہ علمائے ھند، ص ۱۱۵

۲۳۔ عبدالحی، نزھۃ الخواطر، ج ۸، ص ۲۶

© rasailojaraid.com